بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بہ اقرار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۹ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۸ صلح ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۷ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ٹھیک نہیں تکلیف ابھی چل رہی ہے کل حضور ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے بھی تشریف نہیں لا سکے اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نمازِ جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو شدید درد گردہ کا دَورہ ہوا ہے جس کی وجہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● لاہور سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ عزیزم مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کو ٹرین کے حادثہ میں جو ضربات آئی تھیں ان میں درد رہتا ہے جس کی وجہ سے بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اب وہ لاہور سے ۱۹ جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جا رہے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے اس مخلص بھائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنے افضال سے نوازے۔ آمین۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ۱۸ ماہ صلح بروز اتوار بھی حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقاتیں نہیں ہو سکیں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کیلئے خاص دعائی تحریک

لاہور ۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب پتّے کا اپریشن کرانے کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ خیال ہے آج ۱۷ جنوری بروز ہفتہ اپریشن ہوگا۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب رہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد صحتیاب ہو کر ربوہ واپس تشریف لائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ اپنی قوّتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا

قویٰ تدابیر اور جدّ و جہد سے کام لینا اور پھر خدا سے مدد چاہنا، بامراد ہونے کیلئے یہ دونوں باتیں ضروری ہیں

"قرآن شریف میں جو بڑے بڑے وعدے متقیوں کے ساتھ ہیں وہ ایسے متقیوں کا ذکر ہے جنہوں نے تقویٰ کو وہاں تک نبھایا جہاں تک اُن کی طاقت تھی بشریت کے قویٰ نے جہاں تک اُن کا ساتھ دیا برابر تقویٰ پر قائم رہے حتّٰی کہ ان کی طاقتیں ہار گئیں اور پھر خدا سے انہوں نے اَور طاقت طلب کی جیسے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے ظاہر ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی اپنی طاقت تک تو ہم نے کام کیا اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی آگے چلنے کے لئے اور نئی طاقت تجھ سے طلب کرتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

"انسان میں نیکی کا خیال ضرور ہے۔ پس اسی خیال کے واسطے اس کو امدادِ الٰہی کی بہت ضرورت ہے اسی لئے پنجوقتہ نماز میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا۔ اُس میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ فرمایا اور پھر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی عبادۃ بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے یعنی ہر نیک کام میں۔ قویٰ۔ تدابیر۔ جدّ و جہد سے کام لیں۔ یہ اشارہ ہے نَعْبُدُ کی طرف۔ کیونکہ جو شخص نری دعا کرتا اور جدّ و جہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا جیسے کسان بیج بو کر اگر جدّ و جہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اور یہ سُنّت اللہ ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔"

(الحکم ۱۰/۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

"جو لوگ اپنی قوّتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہنے کا نام خدا پر بھروسہ ہے اسباب سے کام لینا اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا یہ بھی خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ ان قویٰ سے کام نہیں لیتے اور مُنہ سے کہتے ہیں کہ ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کی ہوئی قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں، اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے مفہوم سے دُور جا پڑتے ہیں، اس پر عمل نہیں کرتے اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں جہاں تک ممکن اور طاقت ہو رعایتِ اسباب کرے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مُشکل کشا قرار نہ دے بلکہ کام لے کر پھر تفویض الی اللہ کرے۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ؍صلح ۱۳۴۹ ہش

اخلاق کی بنیاد

گزشتہ اداریوں میں ہم نے مسٹر ٹائن بی کے اس بیان پر اسلام کے اصولوں کی روشنی میں تنقید کی ہے جو اس نے سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام اور آپ کے حواری پطرس کے کردار کے متعلق کہا ہے کہ اگر پطرس نے جس طرح تلوار کے مقابلہ میں تلوار نکالی تھی اس پر عمل کیا جاتا تو جنگ و جدل کی بنیاد پڑتی لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جو طریق اختیار کیا اس سے صرف ایک انسان کی قربانی سے فتنہ و فساد طویل نہ ہو سکا۔ ہم نے اس ضمن میں عرض کیا ہے کہ اوّل تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قربانی سے ظلم کا ہاتھ رُکا نہیں بلکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ماننے والوں کو تین سو سال قربانیاں دینی پڑیں اور جب ایک رومی شہنشاہ نے عیسائیت اختیار کی تب جاکر یہ ظلم ختم ہوا دوسرے یہ اصول مکمل نہیں ہے۔ دُنیا سے ظلم وستم کی جڑھ اکھاڑنے کے لئے جو اصول اسلام نے دیا ہے وہی کاری ہو سکتا ہے۔ اس تعلق میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی ایک عبارت درجِ ذیل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسا ہی مجرّد اخلاق کا حاصل کرنا بھی انسان کو روحانی زندگی نہیں بخشتا بلکہ ایک شخص خدائے تعالیٰ کے وجود سے بھی منکر رہ کر اچھے اخلاق دکھلا سکتا ہے۔ دل کا غریب ہونا یا دل کا حلیم ہونا یا صلح کار ہونا یا ترکِ شر کرنا اور شریر کے مقابلہ پر نہ آنا یہ تمام طبعی حالتیں ہیں اور ایسی باتیں ہیں جو ایک نااہل کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں جو اصل سرچشمۂ نجات سے بےنصیب اور ناآشنا محض ہے اور بہت سے چارپائے غریب بھی ہوتے ہیں اور ہلنے اور خُوپذیر ہونے سے صلح کاری بھی دکھاتے ہیں۔ سوٹے پر سوٹا مارنے سے کوئی مقابلہ نہیں کرتے مگر پھر بھی ان کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ چہ جائیکہ ان خصلتوں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان بن سکیں۔ ایسا ہی بد سے بدعقیدہ والا بلکہ بعض بدکاریوں کا مرتکب ان باتوں کا پابند ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ انسان رحم میں اس حد تک پہنچ جائے کہ اگر اس کے اپنے ہی زخم میں کیڑے پڑیں اُن کو بھی قتل کرنا روا نہ رکھے اور جانداروں کی پاسداری اس قدر کرے کہ جوئیں جو سر میں پڑتی ہیں یا وہ کیڑے جو پیٹ اور انتڑیوں اور دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اُن کو بھی آزار دینا نہ چاہے بلکہ مَیں قبول کر سکتا ہوں کہ کسی کا رحم اِس حد تک پہنچے کہ وہ شہد کھانا ترک کر دے۔ کیونکہ وہ بہت سی جانوں کے تلف ہونے اور غریب مکھیوں کو ان کے استھان سے پراگندہ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اور مَیں مانتا ہوں کہ کوئی مُشک سے بھی پرہیز کرے کیونکہ وہ غریب ہرن کا خون ہے اور اس غریب کو قتل کرنے اور بچوں سے جُدا کرنے کے بعد میسّر آ سکتا ہے۔ ایسا ہی مجھے اس سے بھی انکار نہیں کہ کوئی موتیوں کے استعمال کو بھی چھوڑ دے اور ابریشم کو پہننا بھی ترک کرے کیونکہ یہ دونوں غریب کیڑوں کے ہلاک کرنے سے ملتے ہیں بلکہ مَیں یہاں تک مانتا ہوں کہ کوئی شخص دُکھ کے وقت جوکوں کے لگانے سے بھی پرہیز کرے اور آپ دُکھ اُٹھا لے اور غریب جوک کی موت کا خواہاں نہ ہو۔ بالآخر اگر کوئی مانے یا نہ مانے مگر مَیں مانتا ہوں کہ کوئی شخص اِس قدر رحم کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دے کہ پانی پینا چھوڑ دے۔ اور اس طرح پانی کے کیڑوں کے بچانے کے لئے اپنے تئیں ہلاک کرے۔ مَیں یہ سب کچھ قبول کرتا ہوں لیکن مَیں ہرگز قبول نہیں کر سکتا کہ یہ تمام طبعی حالتیں اخلاق کہلا سکتی ہیں یا صرف انہیں سے وہ اندرونی گند دھوئے جا سکتے ہیں جن کا وجود خدا کے ملنے کی روک ہے۔ مَیں کبھی باور نہیں کروں گا کہ اِس طرح کا غریب اور بےآزار بننا جس میں بعض چارپایوں اور پرندوں کا کچھ نمبر بڑھا ہوا ہے اعلیٰ انسانیت کے حصول کا موجب ہو سکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک یہ قانونِ قدرت سے لڑائی ہے اور رضا کے بھاری خلق کے برخلاف اور اس نعمت کو ردّ کرنا ہے جو قدرت نے ہم کو عطا کی ہے بلکہ وہ روحانیت ہر ایک خلق کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔ جو اس کا ہو جاتا ہے اس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اُس کا پانی خدا کی محبت ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۴ تا ۲۶)

اِس عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ محض اخلاق جو طبعی حالت سے پیدا ہوتا ہے انسانیت کی تربیت کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی انسانیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان "ہر ایک خلق کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔"

(باقی)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تربیتی مساعی

- رمضان المبارک میں احمدی جماعتوں میں درس القرآن - خدام الاحمدیہ اور ناصرات کے اجتماع
- مختلف مقامات کے دورے اور تقاریر - جماعت احمدیہ جاکرتا کی طرف سے مالی قربانی کا شاندار مظاہرہ

(مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

رمضان شریف

رمضان کا مبارک مہینہ ۱۱ر نومبر بروز منگل شروع ہوا۔ جاکرتہ کے علاوہ بوگور، چیاریہ، بنڈونگ۔ گاروت، سنگاپرنا۔ واناسیگرا، تاسیک ملایا۔ سوکابومی، کراونگ، چیانجور۔ مانس لور، چیسالاڈا۔ بنجرماسین (جنوبی بورنیو) سرابایا، کارنگ، جوگجا کرتا۔ پاڈنگ، لایت وغیرہ کی احمدی جماعتوں میں باقاعدہ نماز تراویح ادا کی جاتی رہی۔ اور اس کے بعد درس دیا جاتا رہا۔ مانس لور میں روزانہ تین چار سو کے درمیان حاضری ہوتی رہی۔ جاکرتا میں سو سے زائد اور دوسری جماعتوں میں بھی احباب اس کارِ خیر میں بڑے شوق سے حصہ لیتے رہے۔ فالحمد للہ

خود جاکرتا میں چار پانچ دوسری جگہوں میں بھی تراویح کی نماز اور درس جاری رہا۔ "مسجد ہدایت" جاکرتا میں پہلے چھ روز تراویح کے لئے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام ہوئے، پھر چوہدری غلام یٰسین صاحب اور بعض جگہ غیر از جماعت دوست تراویح اور درس میں حصہ لیتے رہے

تعلیم و تربیت

"مسجد ہدایت" جاکرتا میں خاکسار نے خود ۲۰ دفعہ درس دیا۔ اور دوسری جگہوں میں ۸ دفعہ۔ بعض دوسری جگہوں میں عشاء کے بعد اور نماز صبح کے بعد بھی درس ہوتا رہا۔ مولوی ابوبکر صاحب فاضل نے ۱۲ دفعہ درس دیا۔

نماز فجر کے بعد پانچ چھ نوجوانوں کو قرآن کریم اور ریاض الصالحین کا سبق دیا جاتا ہے۔ یہ کام مولانا ابوبکر صاحب فاضل کرتے رہے۔ ماہ رمضان میں ۱۲ر نومبر سے لے کر ۲۶ر نومبر تک خدام اور ناصرات کا اجتماع سنگاپرنا (Singaparna) میں ہوا جس میں ۱۰۴ خدام اور ناصرات نے شمولیت کی۔ خدام ایک علیحدہ جگہ ٹھہرائے گئے۔ اور ناصرات دوسری جگہ۔ ان ۱۴۔۱۳ دنوں میں انہیں مختلف مضامین کے متعلق نوٹ لکھائے گئے۔ مبلغین کرام اور دیگر اساتذہ نے مختلف مضامین پر لیکچر دیئے۔ اور ان کے لئے ایک ایسا ماحول تیار کیا گیا۔ جو خالصۃً روحانی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا نتیجہ نہایت خوشکن نکلا۔ ۲۴ر نومبر کو میرا بھی لیکچر تھا۔ "اسلام میں نکاح" ۲۶ تاریخ کو بعد نماز مغرب اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت لوگ بھی شامل تھے۔ مولانا ابوبکر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نظم ؎

تو نہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ سنایا۔ اور خاکسار نے "قومی ترقی کے گر" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور یہ اجتماع بڑی خیر و خوبی سے ختم ہوا الحمد للہ

ایک دن کے لئے چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب چیمہ بھی اس میں شامل ہوئے اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب تو پہلے ہی موجود تھے

دورے

خاکسار ۱۹ر نومبر کو بنڈونگ میں تھا کیونکہ وہاں "دنیا کا نجات دہندہ" پر خاکسار کا لیکچر تھا مگر اس کے بعد پھر سنگاپرنا میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شمولیت کے لئے ۲۲ر نومبر کو جانا پڑا۔ اس کے بعد تاسیک ملایا۔ گاروت۔ واناسیگرا کا دورہ کیا۔

مہمانوں کی آمد

اس عرصہ میں احمدی اور غیر از جماعت دوست جو "مسجد ہدایت" میں تشریف لائے۔ ان کی تعداد ۴۵ سے زائد ہے۔ ان میں سے دو کس ستارالدین صاحب اور رروہانڈی صاحب نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی۔ جو دوست روزانہ جمع ہوتے رہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ "سنگاپرنا" ضلع کے تین افسروں سے دفتر میں جا کر ملاقات کی۔ خاکسار معہ حافظ قدرت اللہ صاحب و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ و دیگر ۲ افراد ان کے ہاں گئے۔

تقاریر

اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں خاکسار نے

(۱) مرکزی عہدہ داران کی میٹنگ میں (رئیس التبلیغ مقرر کئے جانے کے بعد) ۸ر نومبر کو پہلی دفعہ تقریر کی۔ جس میں عہدہ داران کو اس طرف توجہ دلائی کہ ہر میٹنگ کے وقت ہمیں یہ مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور یہ کہ ہمیں اس کی رضا مطلوب ہے۔

(۲) مکرم محمود احمد صاحب چیمہ ۶ر نومبر بوقت ۶ بجے شام جاکرتا پہنچے۔ ۷ر نومبر کو جمعہ کی نماز کے بعد ان کے استقبالیہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں بھی خاکسار نے ایک تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ ہماری زندگی اور موت محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

(۳) اسی دن رات کے ۷ بجے ایک گاؤں تانجے رنگ (Tangerang) میں جو ہمارے شہر سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایک نئی مسجد کے افتتاح کے لئے گیا۔ وہاں ایک گھنٹے سے زائد وقت تک تقریر کی۔ اور جماعت کے دوستوں کو تحریک کی۔ کہ وہ مساجد بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ اور اس مسجد کو مسجد نور کا نام دیا گیا۔

(۴) ۱۴ر نومبر ۱۹۶۹ء جمعہ کا دن تھا۔ خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ جو کام کرے اخلاص سے کرے۔ اور ساتھ ساتھ دعائیں کرے۔

(۵) ۱۷ر نومبر کو مغرب کے بعد جماعت جاکرتا کے ایک حلقہ میں گیا جو کیبایوران Kebajoran کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں روزے کے فوائد پر تقریر کی۔ اور تحریک کی کہ اس مبارک ماہ میں دعاؤں پر خاص زور دیا جائے۔

(۶) ۲۱ر نومبر کو جمعہ کا دن تھا خطبہ دیا کہ جو قربانی خدا کے لئے کی جائے۔ وہ ضائع نہیں ہوتی

(۷) ۲۵ر نومبر کو اجتماع خدام میں "اسلام میں نکاح" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اسی اجتماع میں عزیز مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم مولانا ابوبکر صاحب فاضل نے بھی لیکچر دیا۔

(۸) ۲۸ر نومبر کو جمعہ تھا۔ تاسیک ملایا میں جو جاکرتہ سے تین سو میل دور ہے۔ جا کر خطبہ جمعہ دیا جس میں احمدیت کو تائید الٰہی حاصل ہونے کے دلائل دیئے۔ اور کچھ ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

(۹) اسی روز عشاء کے بعد سوکاپورہ گیا۔ یہ گاؤں تاسیک ملایا سے ۲۰ میل دور ہے۔ تمام دوست جمع ہوئے۔ ایک گھنٹہ کے قریب وہاں لیکچر دیا۔ چونکہ عام لوگ دیہاتی تھے اس لئے موٹی موٹی باتیں انہیں سنائی گئیں۔ واضح ہو کہ یہ سب سے پہلی جماعت ہے کہ جو تاسیک ملایا۔ گاروت اور واناسیگرا کے علاقہ میں قائم ہوئی تھی۔

(۱۰) ۲۹ر نومبر کو گاروت میں لیکچر ہوا۔ جس میں ۱۵۰ کے قریب لوگ موجود تھے۔ اس میں بعض واقعات کا ذکر کیا۔ جو میرا ان کے علاقہ میں تبلیغ کے دوران پیش آئے۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید کا ذکر کیا۔ جس کی وجہ سے میں ان مشکل حالات سے گزرا۔ اور جماعت کو ترقی ہوئی۔

(۱۱) ۳۰ر نومبر کو دوبارہ جماعت کے افراد اکٹھے ہوئے۔ اور اس دن ان کے سامنے لا الٰہ الا اللہ کے معنے کی تشریح کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" میں تحریر فرمائی تھی۔ دوست بہت محظوظ ہوئے

قرآن مجید سب نوروں کا مجموعہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن پاک کی تعریف میں فرماتے ہیں ؎

وَکُلُّ النُّوْرِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ
یُمِیْلُ اُلْھَا یَکُوْنُ اِلَی الدُّخَانِ
بِہٖ نِلْنَا تُرَاثَ الْکَامِلِیْنَ
بِہٖ سِرْنَا اِلٰی اَقْصَی الْمَعَانِیْ

ترجمہ۔ سارے نور قرآن مجید میں ہیں لیکن ہلاک ہونے والے دھوئیں کی طرف جھک رہے ہیں۔ ہم نے قرآن مجید کے ذریعہ ہی کاملوں کی وراثت پائی ہے اور اسی کے ذریعہ ہم اعلیٰ حقائق تک پہنچے ہیں۔

(ابوالعطاء ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

(۱۲) ۳ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ایک گاؤں جمبیر میں جسے وہاں کے دوست "نصرت کالونی" کہتے ہیں میں گیا وہاں بھی بولنے کا موقعہ ملا۔ چار، پانچ آدمی غیراز جماعت بھی موجود تھے۔

(۱۳) ۱۱ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات عید فطر کا دن تھا خطبہ دیا جو قریباً ایک گھنٹہ کا تھا جس میں جماعت کو توجہ دلائی کہ تبلیغ پر زور دینا چاہیئے۔ اور نیک نمونہ پیش کرنا چاہیئے

(۱۴) ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ خطبہ جمعہ دیا۔ چونکہ بعض غیراحمدی بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے احمدیت کی خوبیوں کو واضح کیا گیا

(۱۵) ۲۲ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ایک بچے ایک ختنہ کی تقریب میں شامل ہوا۔ اس موقعہ پر ۳۰۰ کے قریب غیر احمدی بھی حاضر تھے۔ اس موقعہ پر مولانا ابوبکر صاحب فاضل نے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔

(۱۶) اسی دن مغرب کے بعد جمبیر گاؤں میں جسے دوست نصرت کالونی بھی کہتے ہیں ایک تقریب قائم کی گئی۔ جس میں ۴۰ کے قریب غیراحمدی دوست بھی جمع تھے۔ اس میں مولوی ابوبکر صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ چونکہ رات کا وقت تھا دیر ہو رہی تھی اس لئے خاکسار نے مختصر تقریر کی۔ دونوں کا موضوع احمدیت کے عقائد تھا۔

(۱۷) دیگر جماعتوں میں جمعہ کے خطبے دیئے گئے

مجلہ سینار اسلام

ہمارا یہ ماہوار مجلہ ہے جو انڈونیشین زبان میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کا نمبر ۲۳ شائع ہوا عموماً ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ اس ایشو کے مضامین کو دیکھ کر میں نے مولوی ابوبکر صاحب فاضل سے درخواست کی ہے کہ وہ ضرور علمی مفید مضامین لکھا کریں۔ میں بھی مضمون لکھنے کی کوشش کرونگا۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ میرا یقین ہے۔ کہ اگر اس میں ٹھوس علمی مضامین شائع ہوں۔ تو غیراز جماعت دوست بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور اس کی اشاعت میں بھی ترقی ہوگی۔

خط و کتابت

۶ نومبر سے لے کر ۲۲ دسمبر تک ۱۰۵ خط وصول ہوئے۔ اور ۱۴۰ لکھے گئے۔

متفرق امور

۶ نومبر کو عزیزم مکرم محمود احمد صاحب چیمہ کے استقبال کے لئے دوست ایرپورٹ پر گئے۔

۹ نومبر مبلغین کرام کا اجلاس ہوا۔ جو ۹ بجے سے لے کر ایک بجے تک جاری رہا۔ جس میں مختلف امور کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔

۱۲ نومبر جاکرتہ کے خدام کو جو سنگاپورنا جانے والے تھے اسٹیشن پر جا کر الوداع کہا۔ اور دعا کی۔

۲۲ نومبر کو وہ خطبہ عید تیار کیا گیا جو تمام جماعتوں کو بھیجا جانے والا تھا۔ یہ خطبہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ عید کا ترجمہ تھا۔

۲۴، ۲۵ نومبر بیمار پرسی کے لئے چار گھروں میں گیا۔

یکم دسمبر ایک ایسے احمدی دوست کے ہاں گیا جو دیر سے جماعت میں نہیں آ رہا تھا خداتعالیٰ کے فضل سے اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کے بعد اس نے آنا شروع کر دیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

۳ دسمبر کو ایک احمدی مسمی محمد یوسف صاحب کے دو مضامین دیکھے۔ جنہیں وہ مجلہ سینار اسلام میں شائع کرنا چاہتے تھے۔

۵، ۶ دسمبر عزیزم مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کی مدد سے تمام کتابوں کی فہرست تیار کروائی۔

۹ دسمبر کو مکرم اسماعیل صاحب پاکستانی کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔

۱۵ دسمبر کو مکرم کرنیل ثابت صاحب کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ مولانا ابوبکر صاحب وغیرہ بھی ساتھ تھے۔

۱۷ دسمبر وصیت کے فارموں کا جو ترجمہ کیا گیا تھا اس کی تصحیح کی۔ مزید تصحیح کے لئے مکرم مولوی ابوبکر صاحب کے سپرد کر دیا۔

جماعت جاکرتا کے اخلاص کا مظاہرہ

انڈونیشیا زبان میں جو ہماری تفسیر چھپ رہی ہے۔ اس میں روپیہ کی کمی کی وجہ سے روک پیدا ہو رہی تھی۔ اس کے لئے مکرم میاں عبدالحی صاحب نے تشویش کا اظہار کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ جمع ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ ۱۹ دسمبر کو بنڈونگ سے جاکرتہ آئے۔ چنانچہ تفسیر کے خرچ وغیرہ کے متعلق انہیں پوری تفصیل کا علم تھا۔ اس لئے میں نے اور مولوی ابوبکر صاحب نے انہیں کہا کہ خطبہ جمعہ آپ پڑھائیں۔ اور ہم آپ کی تائید کریں گے۔ انہوں نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ مولوی ابوبکر صاحب نے مختصر سی تقریر میں اعلان کیا کہ اس تفسیر کے تین نسخوں کی قیمت پیشگی ادا کرتا ہوں۔ بس پھر کیا تھا سارے دوستوں نے پیشگی قیمت ادا کرنے کے لئے وعدے لکھوائے اور خداتعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے قریب وعدے ہوئے۔ اور دو لاکھ روپیہ سے زائد رقم اسی وقت جمع ہوگئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مکرم احمد صاحب پولیس افسر جاکرتہ نے ایک لاکھ بیس ہزار کی رقم دی اور مکرم لیفٹیننٹ کرنیل محمد صاحب نے ایک لاکھ روپیہ کی رقم دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

بیعتیں

اس عرصہ میں مختلف جماعتوں سے جو بیعتیں ہونے کی اطلاع آئی اور فارم بھی پہنچ چکے ہیں ان کی تعداد ۶۴ ہے ان میں سے تین کس نے بیعت خلافت کی ہے فللّٰہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ

درخواست دعا

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور آپ کی اور تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مبلغین کو عافیت سے رکھے۔ اور اسلام کی حقیقی اور کما حقہ خدمت کی توفیق دے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سورۂ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرنے والی ناصرات

الفضل میں گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل مقامات کی ناصرات کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے سورۂ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کر لی ہیں۔ اب ناصرات کی کل تعداد ۱۷۵۰ ہوگئی ہے۔ اور یہ ۶۵ مقامات کی طرف سے ہے۔ جن میں سے ربوہ کی ناصرات کی تعداد ۹۶۲ اور بیرون از ربوہ ۷۹۵ ہے۔ کوشش کریں کہ ہر جگہ کی ناصرات سو فیصدی یاد کر لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۔ ربوہ	۱۹	۲۔ لاہور	۵۵	۳۔ راولپنڈی	۱
۴۔ سرگودہا	۱۶	۵۔ سکندرپور ضلع گجرات	۴	۶۔ چک ۳۲/۸ تھرپارکر	۲
۷۔ جامن ضلع لاہور	۴	۸۔ کنگرالی ضلع گجرات	۱	۹۔ بھوڈی للیاں ضلع سیالکوٹ	۵
۱۰۔ جھنگ صدر	۳۱	۱۱۔ فورٹ سنڈیمن کوئٹہ	۱	۱۲۔ باندھی نوابشاہ	۱

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء بروز بدھ بوقت ۱۰ بجے صبح ایوان محمود ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لادیں۔ کم از کم معیار بھرتی۔

قد ۵ فٹ ۶ انچ، وزن ۱۱۳ پونڈ، چھاتی ۳۲-۳۰/۱ انچ تعلیم پانچ جماعت عمر ۱۷ سال سے ۲۳ سال تک

(نظارت امور عامہ ربوہ)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

ماہ بماہ چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

الحاج چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم
امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی

(قسط نمبر ۲)

۴۔ ۱۹۰۸ء کے ابتدائی ایام میں سرینگر کشمیر میں ہی میں نے رویا دیکھا کہ ایک جلسہ گاہ ہے اور حاضرین کے درمیان ایک اونچا سا چبوترہ ہے اس پر میز اور کرسی لگی ہوئی ہے۔ میں بھی حاضرین جلسہ میں موجود ہوں کہ ایک بوڑھا سا شخص جس کی ریش مبارک مہندی سے رنگی ہوئی ہے وہاں تقریر کر رہا ہے اور چند اشخاص سامنے بھی کھڑے ہیں۔ اس وقت مجھے بتایا جاتا ہے کہ یہ تقریر کرنے والے بزرگ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ وہاں دو تین شخص اور بھی کھڑے ہیں۔ اور ان کے متعلق بتایا گیا کہ وہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ میں رویا میں خوش تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کے خلفائے راشدین کی زیارت تو نصیب ہو گئی (کتاب الرویا)

۹ر اپریل ۱۹۰۹ء کو جب میں نے حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کی بیعت کی۔ اور پھر ۱۹۱۴ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کی تو مذکورہ بالا رویا کی تعبیر معلوم ہوئی۔

حضرت چوہدری صاحب کے سلسلہ احمدیت میں داخل ہونے پر آپ کے بعض قریبی رشتہ داروں نے بہت مخالفت کی۔ یہاں تک کہ نوبت مقدمہ فوجداری تک جا پہنچی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں تمام حالات بیان کر کے دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا کہ استغفار، لاحول اور درود شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دردمندانہ دعاؤں کو سن کر ۹ جون ۱۹۱۰ء کو آپ کی زبان پر حسب ذیل الفاظ جاری فرمائے۔

"وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ"

اسی طرح ۲۲ر جولائی ۱۹۱۰ء کو مندرجہ ذیل آیت کریمہ آپ کے دل اور زبان پر نازل کی گئی:-

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی فتح و کامیابی سے نوازا اور اسی روز تمام برادری نے مخالف رشتہ داروں سے آپ کے حق میں صلح کرا دی اور ان الہامات کے پورا ہونے کے نہ صرف احمدی بلکہ سرگودھا کے غیر احمدی باشندے بھی گواہ ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ سرگودھا کی طرح پاکپتن میں بھی کئی مخالفین سے آپ کا واسطہ پڑا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی آپ کی حفاظت فرماتا رہا۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں تو لوگ نہ صرف آپ کے قتل کے درپے تھے بلکہ آپ کے گھر کو آگ لگانے کی تیاریاں بھی مکمل کر چکے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ تھا۔ جس نے آپ کی دستگیری کی۔ اور آپ کو ہر گزند سے محفوظ رکھا۔

ایک دفعہ جبکہ پرائمری سکول کے نزدیکی میدان میں آپ کا لیکچر ہو رہا تھا تو بعض آدمیوں نے جلسہ گاہ میں آ کر خشت باری شروع کر دی۔ آپ نے جماعت کے دوستوں کو تلقین کی کہ صبر سے کام لیں الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی سلوک ہوتا رہا ہے اور ساتھ ہی لیکچر میں آنحضرت صلعم کو طائف کے تبلیغی سفر میں جو جو مصائب برداشت کرنے پڑے تھے۔ ان کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس پر لوگوں نے اینٹیں پھینکنا بند کر دیں۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب آپ پاکپتن سے قادیان جا رہے تھے تو امرتسر کے سٹیشن پر ایک پولیس مین نے آپکو بتایا کہ میں وہی شخص ہوں جو کہ آپ کے جلسہ میں اینٹیں پھینک رہا تھا لیکن جب آپ نے آنحضرت صلعم کے طائف جانے اور حضور کی راہ میں زخمی ہونے کا واقعہ سنایا تو میں خشت باری سے رک گیا تھا اور آج میں بھی احمدی ہو کر جلسہ سالانہ پر قادیان جا رہا ہوں۔ اور اپنے کئے پر سخت نادم ہوں (وہ شخص ان دنوں پاکپتن کی چوکی میں ہیڈ کانسٹیبل تھا)

الغرض مخالفانہ ماحول کے باوجود آپ نے تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ جلسوں تقاریر کرنے کے علاوہ آپ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ سے بھی پیغام حق پہنچانے میں کوشاں رہے۔ آپ نے بعض کتب بھی تصنیف فرمائیں جن میں مخالفین احمدیت کی غلط فہمیوں کا ازالہ بڑے محققانہ انداز میں کیا گیا ہے۔ پادری عبدالحق صاحب تقاریر کے لئے اکثر پاکپتن آیا کرتے تھے لیکن آپ کی کتاب تحفۃ النصاریٰ کے شائع ہونے کے بعد وہ ایسے مرعوب ہوئے کہ انہیں پاکپتن آنے کی پھر کبھی جرأت نہ ہوئی۔

پاکپتن میں بعض مخالفین سے آپکے مناظرے بھی ہوئے چنانچہ ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء کو دیوان صاحب کی کچہری میں آپ کے اور لالہ چرنجی لال صاحب پریم ایڈیٹر آریہ گزٹ کے مابین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ لیکھرام پر ایک اہم مباحثہ ہوا۔ جس میں پاکپتن کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور کئی ہندو وکلاء نے چوہدری صاحب کو مباحثہ میں کامیابی پر مبارکباد دی۔ مباحثہ سے ایک دو روز قبل مخالفین سلسلہ آپکو کہتے تھے کہ آریوں کے مباحثہ کے بعد غیر احمدی علماء بھی آپکو مباحثہ کا چیلنج دیں گے۔ چوہدری صاحب کہتے خوشی سے دیں مجھے کب انکار ہے۔ لیکن جب مباحثہ مذکور ختم ہوا تو سب سے پہلے یہی مخالفین آپ کی فتح کی مبارکباد دینے لگے۔

اس مباحثہ سے ایک روز قبل آپ کی زبان پر جاری ہوا۔ کہ "علیک نصری" یعنی میرے دین کی نصرت تیرے ذمہ ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ دین کی خوب نصرت ہوئی۔

۹ر مئی ۱۹۱۷ء کو بار روم میں لالہ لعل چند صاحب کھنہ پلیڈر کے ساتھ آپ کی بحث ہوئی۔ بحث کے دوران انہوں نے جوش میں آ کر اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کے بارے میں اور بھی کئی سخت الفاظ استعمال کئے۔ جس سے چوہدری صاحب کو بہت رنج ہوا۔ آپ نے اسی دن عصر سے پہلے اس وکیل کا رویہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر کے نہایت درد دل سے دعا کی اس پر آپ کو الہام ہوا۔ کہ "اس وکیل اُتے قلم پھر گئی ہے"۔ چنانچہ یہ الہام وکیل مذکور کو سنا دیا گیا۔ اس کے بعد جلدی ہی وہ ایک مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا بڑا بیٹا جگن ناتھ بھی بیمار ہو گیا۔ اور چند دنوں کے اندر اندر اپنے بیمار والد کو داغ مفارقت دے کر اگلے جہان کو سدھار گیا۔ اس کا لالہ لعل چند کو شدید صدمہ ہوا اور ہندو وکلاء کو بار بار کہتا تھا کہ چوہدری صاحب کی قلم مجھ پر پھر گئی ہے۔ پھر اس کے دوسرے بیٹے نے ریل گاڑی کے نیچے آ کر خودکشی کر لی

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

عام جلسوں کے علاوہ آپ نجی ملاقاتوں میں بھی لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ میں نے پاکپتن کے چاروں کونوں میں جلسے منعقد کر کے اہل شہر پر اتمام حجت کر دی ہے۔ اب کوئی شخص یہ عذر نہیں کر سکتا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا علم نہیں ہو سکا۔

آپ موصی تھے اور مالی جہاد میں بھی پیش پیش تھے۔ چنانچہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے۔ انصار اللہ کے ہال کے لئے بھی عطیہ بھجوایا تعمیر مساجد کے لئے بھی چندہ دیتے رہے۔ مسجد احمدیہ پاکپتن کی تعمیر میں آپ نے بہت نمایاں حصہ لیا اور تقریباً آٹھ ہزار روپیہ اس پر اپنی گرہ سے خرچ کیا۔ ۱۹۳۶ء میں آپ نے منارۃ المسیح کی مد میں بھی کچھ روپیہ دیا۔ اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک فرمائی تھی کہ جماعت کے دوست اپنا زائد روپیہ بنکوں میں جمع کرانے کی بجائے امانت فنڈ میں جمع کرایا کریں تو چوہدری صاحب نے بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے پہلے پانچ سو روپے امانت فنڈ میں جمع کرائے اور پھر برابر یہ رقم بڑھاتے چلے گئے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے وقت پچاس ہزار روپیہ آپ کا امانت فنڈ میں جمع تھا۔ جس کا ۱/۳ حصہ وصیت میں دے دیا گیا۔

چوہدری صاحب کو مذہبی لٹریچر سے بڑی دلچسپی تھی اور سلسلہ کے جملہ اخبارات و رسائل منگوایا کرتے تھے اور انکا مطالعہ کرنے کے بعد انہیں مجلد فائلوں کی صورت میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ اسی طرح مرکز سے جب کوئی نئی کتاب شائع ہوتی آپ اسے بھی ضرور خریدتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی لائبریری میں قانونی کتابوں کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی کثیر تعداد میں موجود ہے۔ آپکا علمی ذوق صرف مطالعہ کتب تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ آپ اخبارات و رسائل کے لئے مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ جنہیں علمی حلقوں میں بہت پسند کیا جاتا تھا۔ مثلاً ایک دفعہ آپ نے آریہ سماج کے بنیادی مسائل تناسخ۔ قدامت روح و مادہ اور پیدائش عالم کے متعلق ایک مبسوط مضمون رقم فرمایا تھا جو رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہوا۔ اور بڑی دلچسپی سے پڑھا گیا۔ اسی طرح ریویو آف ریلیجنز اور الفضل میں بھی آپ کے کئی بلند پایہ علمی مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے مخالفین کے جواب میں بعض کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ جو بہت مفید ہیں۔ مثلاً تحفۃ النصاریٰ جس میں مسیحی عقائد کا رد کیا گیا ہے نیز حقیقۃ الجنون جس میں ایک معاند احمدیت کی کتاب "دردِ دل" کا جواب دیا گیا اور آفات زدہ جس میں حضرت باوا فرید الدین صاحب گنج شکر کے عقائد پیش کر کے ان کے ارادتمندوں پر اتمام حجت کی گئی ہے۔ (باقی)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

نبوت ۱۳۴۸ہش تا ۱۵ اخاء ۱۳۵۰ہش
نومبر ۱۹۶۹ء تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء

قائدین مقامی کے تقرر کی میعاد ۱۵ اخاء ۱۳۵۰ہش کو ختم ہو چکی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جلد از جلد قائد مجلس کا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

انتخاب قائدین کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے۔

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صورت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہو گی۔ کسی ایسے خادم کی صورت میں کوئی انتخاب نہیں ہو گا۔ جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو

۲۔ جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے۔ وہ پنجوقتہ نماز کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

۴۔ مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیدار کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی برقرار رہیں گے۔

۵۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) اپنے حق میں یا کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو۔ تو اس کی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ایسے انتخاب کے موقع پر غیر حاضر رہنا بھی خدمت نہیں سمجھا گیا ہے کسی کے حق میں اپنا ووٹ محفوظ کیا جائے۔

۶۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے بقیہ عہدیدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں

چونکہ مرکزی نمائندگان۔ قائدین علاقہ۔ قائدین اضلاع کا ہر جگہ بروقت پہنچنا ممکن نہیں اسلئے امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ قائدین مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے متعلق فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کے مطابق احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدہ جات جلد از جلد ارسال فرما دیں۔ نیز ادائیگی رقم کا بھی ساتھ ساتھ انتظام فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم ملک فضل احمد صاحب بلڈ پریشر کی تکلیف سے دیرینہ بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسرور احمد کاتب الفضل)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو طلباء و طالبات اپنے امتحانوں میں کامیاب ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ دیا ہے۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ نیز ان کی کامیابی کو دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ عزیزہ محمودہ ریاض صاحبہ جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ	۲۱ ـــ ۰۰
۲۔ عزیز جلال الدین شاد سیالکوٹ شہر	۱۰ ـــ ۰۰
۳۔ بچگان مکرم اللہ دتا صاحب خوشاب ضلع سرگودہا	۱۰ ـــ ۰۰
۴۔ عزیز محمد یعقوب صاحب کراچی	۱۰ ـــ ۰۰
۵۔ بچگان مکرم شمس الدین صاحب صراف کالچیانوالہ ضلع سیالکوٹ	۱۰ ـــ ۰۰
۶۔ عزیزہ نعیمہ غزالہ بنت چوہدری نثار احمد صاحب سرگودہا	۵ ـــ ۰۰
۷۔ عزیزہ عفت بنت حافظ عبدالعزیز صاحب لائل پور	۴ ـــ ۰۰
۸۔ عزیزہ راشدہ تسنیم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب لائلپور	۲۵ ـــ ۰۰
۹۔ عزیزہ رفیقہ بنت صوبیدار کرم دین صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۱۰ ـــ ۰۰
۱۰۔ عزیزہ امۃ الکریم بنت " " "	۱۰ ـــ ۰۰
۱۱۔ عزیزہ حبیب النساء بنت " " "	۱۰ ـــ ۰۰

دیگر طلباء اور طالبات کو بھی چاہیئے کہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے چندہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ کا نصاب

معیار اوّل

۱۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر نصف اوّل از حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۲۔ دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم
۳۔ سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات باترجمہ حفظ کرنا

معیار دوم

۱۔ قرآن مجید نیز حصول پارہ باترجمہ
۲۔ کتاب توضیح مرام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۳۔ مندرجہ ذیل دعائیں باترجمہ

(الف) مجلس سے اٹھنے کی دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ۔ پاک ہے تو اے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

(ب) لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ترجمہ:۔ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے۔ معاف کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ پس مجھے معاف کر دے۔

۴۔ سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات باترجمہ حفظ کرنی ہے
۵۔ پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۲۵ اسمائے الٰہیہ باترجمہ یاد کرنا

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ ووٹر!

راولپنڈی ۱۶ رجنوری۔ چیف الیکشن کمشنر جسٹس عبدالستار نے بتایا ہے کہ آئندہ انتخابات کے لئے ملک بھر میں پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ ووٹروں کے نام انتخابی فہرستوں میں درج کئے گئے ہیں ان میں سے تین کروڑ دس لاکھ افراد کے نام مشرقی پاکستان سے اور دو کروڑ پچاس لاکھ افراد کے نام مغربی پاکستان سے درج کئے گئے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر نے کل ریڈیو پاکستان سے تقریر کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔ انتخابی فہرستوں کے مسودے جمعہ کے روز شائع کر دیئے جائیں گے۔

جسٹس عبدالستار نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کی انتخابی فہرستوں میں سوات، دیر اور چترال کے ضلعوں کے ووٹر بھی شامل ہیں لیکن ان اضلاع سے ملحق اور دوسرے قبائلی علاقوں میں جہاں انتخابی فہرستوں کے حکم مجریہ ۱۹۶۹ء کا اطلاق نہیں ہوا۔ ان علاقوں کے ووٹروں کی تعداد شامل نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حتمی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے بعد ووٹروں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا اس کے علاوہ مغربی اور مشرقی پاکستان میں بھی دعوؤں اور اعتراضات کی سماعت کے بعد ووٹروں کی تعداد میں کمی بیشی کا امکان ہے۔

چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ ووٹروں کی تعداد مجموعی آبادی کے پچاس فی صد کے برابر ہے۔ کل آبادی گیارہ کروڑ پچاس لاکھ کے قریب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ووٹروں کی تعداد مجموعی آبادی کے مسلمہ تناسب کے مطابق ہے اور ووٹروں کے اندراج کا کام توقع سے زیادہ اطمینان بخش طور پر مکمل ہوا ہے۔ مغربی پاکستان میں ووٹروں کا تناسب آبادی کے مقابلہ میں ۲۴ء ۵۰ فی صد اور مشرقی پاکستان میں ۲۶ء ۴۹ فی صد ہے۔

نئے صوبوں کی بحالی کے کسی پہلو کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا

اسلام آباد۔ ۱۶ رجنوری۔ مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مغربی پاکستان کے سابقہ صوبوں کی بحالی کے کسی پہلو کے بارے میں حکومت نے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ ایک سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کو توڑنے کے بعد نئے صوبوں کی انتظامی مالی اور دوسری ضروریات کا جائزہ لینے والی کمیٹی اپنی تجاویز کی رپورٹوں کی شکل میں آئندہ چند ہفتوں میں حکومت کو پیش کرے گی۔ جن کے مطالعے کے بعد ہی کوئی حتمی فیصلہ کیا جا سکے گا۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ افسروں کی ایک کمیٹی نئے صوبوں کے قیام کے سلسلہ میں انتظامی، مالی اور دوسرے ضروری انتظامات کا جائزہ لے رہی ہے اور صدر نے ان میں سے کسی پہلو کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ نئے صوبوں کی بحالی کے بارے میں جمعرات کو شائع ہونے والے اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان کے مطالعہ سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ بعض علاقوں کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کیا جا چکا ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے کمیٹی اب تک نئے صوبوں کے قیام سے متعلقہ مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے تمام ضروری پہلوؤں کا جائزہ لے رہی ہے اور صدر مملکت نے کمیٹی کی تجاویز کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

ٹیوب ویلوں پر بجلی کی شرح

لاہور ۱۶ رجنوری۔ گورنر مغربی پاکستان نے بڑھتے ہوئے مطالبات کے پیش نظر نجی ٹیوب ویلوں کی مقررہ شرح میں تین روپیہ فی کلوواٹ ماہانہ کمی کر دی ہے جس سے متعدد چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔

ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کے مطابق نظر ثانی شدہ شرح کے مطابق آئندہ نجی ٹیوب ویلوں پر پانچ روپے فی کلوواٹ ماہانہ مقررہ کرایہ وصول کیا جائے گا۔ اور جس قدر بجلی خرچ کی جائے گی۔ اس کے لئے شرح چھ پیسے فی یونٹ ہو گی۔ یکم جولائی ۱۹۶۹ء کو مغربی پاکستان کی ایک کمیٹی کی سفارش پر شرح مقرر کی گئی تھی۔ اس کے مطابق آٹھ روپے فی کلوواٹ ماہانہ کرایہ وصول کیا جاتا تھا۔ تاہم خرچ کی جانے والی بجلی کی شرح چار پیسے فی یونٹ تھی۔ مقررہ کرایہ کی شرح میں کمی کے لئے گورنر کو لاتعداد یادداشتیں پیش کی گئی تھیں۔

صدر سوہارتو اسی سال پاکستان کا دورہ کریں گے

کراچی ۱۶ رجنوری۔ پاکستان میں انڈونیشیا کے سبکدوش ہونے والے سفیر وائس ایڈمرل مرتضیٰ الجری نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ انڈونیشی عوام پاکستانی عوام کے دوست ہیں اور پاکستان کے ساتھ انڈونیشیا کی دوستی صرف سوکارنو کے دور اقتدار تک ہی محدود نہیں تھی ایڈمرل الجری نے کہا کہ انڈونیشی عوام سوکارنو سے گہری عقیدت رکھتے ہیں اور ان کے خلاف جن الزامات کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اس کا مقصد انہیں اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے انڈونیشی سفیر نے اس بات کی تردید کی کہ انڈونیشی وزیر خارجہ آدم ملک نے عربوں پر زور دیا تھا کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کریں۔ انڈونیشی سفیر نے صدر یحییٰ کی طرف سے انڈونیشیا کے موجودہ صدر جنرل سوہارتو کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت کا حوالہ دیا اور کہا کہ سوہارتو آئندہ ۶ ماہ کے اندر پاکستان کا دورہ نہیں کر سکیں گے۔ اس کی وجہ ان کی مصروفیات ہیں انہوں نے پاکستان اور انڈونیشیا کے موجودہ تعلقات پر اظہار اطمینان کیا انہوں نے کہا کہ حکومت انڈونیشیا پاکستان کی دوستی کو قربان کر کے بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات نہیں بڑھائے گی۔

انڈونیشی سفیر نے توقع ظاہر کی کہ صدر سوہارتو اس سال کی دوسری ششماہی میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

پاکستان دوبارہ بین الاقوامی کمیٹی کا رکن منتخب ہو گیا۔

نیویارک ۱۶ رجنوری۔ پاکستان، آئرلینڈ سویڈن اور مصر کو دوبارہ عالمی غذائی پروگرام کی بین الاقوامی کمیٹی کا رکن منتخب کر لیا گیا ہے پاکستان اور سویڈن کے حق میں ۲۵، ۲۵ ووٹ آئے جب کہ آئرلینڈ کو ۲۳ اور مصر کو ۱۸ ووٹ ملے۔ کیلیا صرف ۱۶ ووٹ حاصل کرنے کی وجہ سے کمیٹی کا رکن منتخب نہ ہو سکا۔

ایک اسرائیلی کے بدلے ۱۹ عرب رہا کرنے کی پیش کش

بیروت ۱۶ رجنوری۔ مشرق وسطی میں اقوام متحدہ کے آبزرور جنرل بل نے لبنان کے کمانڈر انچیف سے کہا ہے کہ اگر یکم جنوری کو اغوا کئے جانے والے ایک اسرائیلی باشندے کو رہا کر دیا جائے تو اسرائیل ۱۹ لبنانی باشندوں کو رہا کر دے گا۔

روسی مشینیں پاکستان پہنچ گئیں

کوئٹہ ۱۶ رجنوری۔ پاکستان اور روس کے درمیان مال کے بدلے مال کے معاہدے کے تحت کپڑے کے کارخانے کے لئے روسی مشینری کی دوسری کھیپ پاکستان پہنچ گئی ہے روسی مشینری کی قیمت بارہ لاکھ روپے ہے اور یہ مشینری کراچی کے ایک کپڑے کے کارخانے کے مالک نے خریدی ہے جو سڑک کے راستے چمن پہنچ گئی ہے۔ یہ مشین افغانستان کے ٹرکوں کے ذریعہ منگل کے روز یہاں پہنچی ہیں اس سے پہلے روسی مشینیں سمندر کے راستے نومبر میں یہاں پہنچی تھیں۔

قاہرہ ۱۶ رجنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت کے ترجمان نے کہا کہ برطانیہ نے اسرائیل کو اسلحہ دیا تو ان کی حکومت اسے اپنے خلاف ایک اشتعال انگیز کارروائی خیال کرے گی۔

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹلزم اور اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد، لائل پور

دلچسپ اور مفید طبی تجربات ۱۷

مکرم قریشی محمد حنیف قمر صاحب سائیکل سوار سیاح تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری عزیزہ بیٹی جب کہ وہ جوڑوں اور اعصاب کے دردوں میں مبتلا تھی تو میں نے اس کے لئے ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمپنی گولبازار ربوہ سے دوائی "چینز کیور" (دافع درد) حاصل کر کے استعمال کرائی۔ میری بیٹی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دوا کی صرف چار خوراکوں سے مجھے دردوں سے آرام آ گیا الحمدللہ"

قیمت گولیاں: ۱۰ ڈاک خرچ ۱/۵۰

ہماری مجرب ادویات کے متعلق اپنی آراء سے آگاہ فرماتے رہیں۔ اس سے ضرورت مندوں کو فائدہ اور آپ کو ثواب ہو گا:

کیمو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمپنی گولبازار ربوہ

عباد الرحمٰن کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور پر قتل نہیں کرتے

یہ علامت بھی اپنی پوری شان کے ساتھ ہمیں صحابہؓ کے مقدس وجود میں جلوہ گر دکھائی دیتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”اسی طرح عباد الرحمٰن کی ایک اور علامت یہ بتائی کہ وہ کسی کو ناجائز طور پر قتل نہیں کرتے۔ یہ علامت بھی اپنی پوری شان کے ساتھ ہمیں صحابہؓ کے مقدس وجود میں جلوہ گر دکھائی دیتی ہے وہ اس حکم پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ باوجود اس کے کہ وہ ایسی اقوام سے برسرپیکار رہے جو بزور شمشیر اُن سے اپنا مذہب بدلوانا چاہتی تھیں۔ پھر بھی ان کی تلوار صرف ان افراد پر اُٹھتی تھی جو عملاً جنگ میں شامل ہوں، کسی عورت کسی بچے کسی بوڑھے کسی راہب اور کسی پنڈت یا پادری پر نہیں اٹھتی تھی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اسلام صرف لڑنے والے افراد سے جنگ کرنا جائز قرار دیتا ہے دوسرے افراد کو قتل کرنا خواہ وہ دشمن قوم سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں جائز قرار نہیں دیتا۔ آج دُنیا کی بڑی بڑی حکومتیں جو اپنے آپ کو عدل و انصاف کا علمبردار قرار دیتی ہیں۔ اور جن کا وجود امنِ عالم کے قیام کی ضمانت سمجھا جاتا ہے اُن کی یہ کیفیت ہے کہ وہ دشمن اقوام کو ہمیشہ ایٹمی ہتھیاروں سے ہلاک کرنے کی دھمکی دیتی رہتی ہیں بلکہ عملاً گذشتہ جنگِ عظیم میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر لاکھوں بے گناہ جاپانی مردوں اور عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اسے امن عالم کے قیام کے لئے ایک بڑا بھاری کارنامہ قرار دے کر اسے سراہا گیا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں کہیں ایسا ظلم دکھائی نہیں دیتا کہ برسرپیکار ہونے کی حالت میں بھی انہوں نے بے گناہ مردوں اور عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کیا ہو مگر یہ لاکھوں افراد کے ناجائز خون سے اپنے ہاتھ رنگنے والے تو عدل و انصاف کے مجسمہ کہلاتے ہیں اور وہ مسلمان جنہوں نے اپنے پاؤں تلے کبھی ایک چیونٹی کو بھی نہیں مسلا تھا انہیں یہ لوگ ڈاکو اور لٹیرا قرار دیتے ہیں

ع ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

پھر فرماتا ہے عباد الرحمٰن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے وہ اپنے وبال کو اس دُنیا میں طرح طرح کی بیماریوں یا بدنامیوں کے ذریعہ دیکھ لے گا۔ اور اگلے جہان میں جو اس کو عذاب ملے گا وہ بہت زیادہ ہوگا۔ اور پھر وہاں بھی عذاب کے علاوہ بڑی بھاری رسوائی ہوگی۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے زنا کی حرمت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ع۴) یعنی تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وُہ یقیناً ایک کُھلی بے حیائی اور نہایت بُرا رستہ ہے۔ یعنی اوّل تو اس سے دِل میں ناپاکی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جُرم کا احساس اور چوری کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرے یہ اس مقصود کے حصول کے لئے جس کے لئے عورت اور مرد کے تعلقات قائم کئے جاتے ہیں ایک غلط راستہ ہے کیونکہ شہوت کی اصل غرض بقائے نسل کی غرض کو پورا کرنا ہے اور ناجائز تعلقات سے اصل غرض برباد ہو جاتی ہے کیونکہ نسل محفوظ نہیں رہتی یا مشتبہ ہو جاتی ہے پس اس راستہ سے اصل مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور اگر کبھی حاصل بھی ہو جائے تو سیدھے راستے کو ترک کر کے ٹیڑھا راستہ اختیار کرنا کونسی عقلمندی ہے ہاں جو توبہ کریں گے اور رسمی ایمان کی بجائے حقیقی ایمان اپنے اندر پیدا کر لیں گے اور ایمان کے مناسب حال عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی بدنامیوں کو نیک نامیوں سے ان کی ذلّت کو عزّت سے اور ان کے دکھوں کو انعام سے بدل دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور جو شخص توبہ کرے اور اس کے مناسب حال عمل کرے تو اس کی یہ علامت نہیں کہ وہ صرف مونہہ سے توبہ کرے بلکہ اس کی علامت یہ ہے کہ اس شخص کا دل خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا چلا جائے۔“

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴)

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے تحریک جدید کا مالی جہاد اور احمدی خواتین کا فرض

حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اہم ارشادات

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ فرماتی ہیں:۔

۱۔ ”حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۵ء سے تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء فرمایا تا نئی نسل اپنے ماں باپ کا بوجھ اٹھائے اور ان میں بھی قربانی کا وہی جذبہ پیدا ہو جو ان کے والدین میں تھا۔ ... ... تحریک جدید صرف مردوں کے لئے نہیں تھی بلکہ عورتوں کا اس میں بہت بھاری حصہ ہے۔ گھر میں انتظام عورت کے سپرد ہوتا ہے اگر وہ کفایت شعاری اختیار نہ کرے گی سادگی کو اپنا شعار نہ بنائے گی۔ اسراف سے نہ بچے گی لغویات سے اپنے آپ اور اولاد کو نہ بچائے گی تو نہ وہ اشاعت اسلام میں کماحقہٗ حصہ لے سکے گی اور نہ اس کا خاوند“

۲۔ ”جو بچیاں اور عورتیں ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں لیکن ان کی حیثیت ایسی ہے کہ وہ شامل ہو سکتی ہیں ان پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کر کے دفتر سوم میں شامل کیا جائے۔ جس میں شامل ہونے کا کم سے کم معیار دس روپے ہے۔“

جملہ لجنات اماء اللہ سے گزارش ہے کہ وہ حضرت سیدہ موصوفہ کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنا محاسبہ فرمائیں اور اگر کوئی کمی نظر آئے تو اولین موقع پر اس کی تلافی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایم اے کا امتحان دینے والے طلباء توجہ کریں

امسال جو امیدوار یونیورسٹی پنجاب کا ایم اے کا امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور ربوہ سنٹر رکھنا چاہیں وہ فوری طور پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے رابطہ پیدا کریں تاکہ ان کی تعداد کے پیش نظر یہاں ایم اے کا سنٹر بنوانے کی کوشش کی جائے۔ یہاں امتحان دینے میں انہیں دیگر شہروں کی نسبت اخراجات وغیرہ کے اعتبار سے بھی سہولت رہے گی۔

نام۔ ولدیت۔ مضمون۔ اور موجودہ ایڈریس صاف طور پر لکھیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

عزم مشرقی افریقہ

میری بیٹی عزیزہ امۃ اللہ سعد آباد سلمہا اپنے بچوں اور خاوند کے ہمراہ مشرقی افریقہ کے لئے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ خیریت سے جائیں اور خیریت سے پہنچیں اور خیریت سے واپس آئیں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عارضہ قلب، بلڈ پریشر، اعصابی تکلیف، بے خوابی، وغیرہ عوارض سے گزشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴